Date:

سوال نمبر۴،

تعارف:

خاتم النبین حضرت محمد ﷺ کی سیرت تمام انسانوں کے لیے ہے۔ ان کی سیرت ایک ایسی جامع سیرت ہے جو ازل تا ابد تمام عالم کے انسانوں کے لیے بہترین مشعل راہ ہے۔ انسانی زندگی کے ہر پہلو میں حضور کی سیرت طیبہ سے رہنمائی حاصل ہوتی ہے چاہے وہ نجی زندگی ہو، عبادات ہوں، رشتہ داروں سے حسن سلوک ہو، بحیثیت معلم ہو، بحیثیت حاکم ہو، بحیثیت قاضی ہو، صلح کرانے والے ہوں یا جنگی میدان ہو آیا زندگی کے ہر پہلو اور ہر میدان میں آپ کی سیرت تمام انسانوں کے لیے نمونہ کمل ہے۔ صلح کے علمبردار کے طور پر آپ ﷺ نے ایسی مثالیں قائم کی جو رہتی دنیا تک مشعل راہ ہیں۔ آپ ﷺ کا صلح کے معاہدات کرنا، فتح مکہ میں عام معافی کا اعلان کرنا، مکہ و مدینہ میں امن پسند اقدامات کرنا اور مذہبی آزادی دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ صلح کے سب سے بڑے علمبردار ہیں۔ اگر عسکری حکمت عملی پر نظر ڈالی جائے تو دشمن کے حالات کی خبر رسانی، جنگی حکمت عملی کی رازداری، بہترین جنگی اصول و اقدار، فوج کی اہم مقامات پر تعیناتی اور آپ کی دور اندیشی اور فہم فراست عسکری حکمت عملی کا بہترین نمونہ پیش کرتی ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کی سیرت بطور صلح کے علمبردار:

۱۔ مکہ میں امن پسند اقدامات

مکہ میں حضور اکرم ﷺ نے پرامن طریقے سے تبلیغ کا کام جاری رکھا اور تلوار اٹھانے سے گریز کیا۔ مکہ میں آپ پر بے انتہا ظلم و ستم کیا گیا آپ ظلم وستم سہتے رہے لیکن جنگ و فسادات سے گریز کیا۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو دو مرتبہ حبشہ کی جانب ہجرت کا حکم دیا تاکہ امن و امان قائم رہے اور صلح کو جنگ کے اوپر فوقیت دی۔

2۔ مدینہ میں امن پسند اقدامات:

مدینہ میں حضور اکرم ﷺ نے صلح کے اقدامات کیے۔ آپ ﷺ نے اوس و خزرج کے درمیان صلح کروائی اور انہیں انصار مدینہ کی صورت یکجا کیا۔ انصار مدینہ اور مہاجرین کے درمیان اخوت

Scanned with CamScanner

Date:

و بھائی چارے کا رشتہ قائم کیا۔ اسطرح مدینہ کے وہ قبائل جو صدیوں سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے حضور نے ان کے درمیان صلح کروا کے مدینہ میں امن و امان قائم کیا۔

3۔ حضور اکرم ﷺ کے امن پسند معاہدات

← میثاق مدینہ:

آنحضرت ﷺ نے میثاق مدینہ کے مثالی معاہدہ کے ذریعے یہود کو اپنا ہمنوا بنالیا اور صلح کا معاہدہ قائم کیا۔ میثاق مدینہ میں دو معاہدہ ہوئے۔ پہلا معاہدہ قریش مکہ اور انصار کے درمیان ہوا جبکہ دوسرا معاہدہ مسلمان اور یہودیوں کے درمیان کیا گیا۔ یہ دنیا کا پہلا سیاسی اور سماجی معاہدہ ہے اور دنیا کے لیے روشن مثال ہے۔

← صلح حدیبیہ:

صلح حدیبیہ بھی نبی کریم ﷺ کے معاہدات میں سے ایک ایسا معاہدہ ہے جو صلح پر مبنی جس میں نبی نے جنگ پر صلح کو ترجیح دی اس معاہدہ میں سخت شرائط موجود تھی۔ آپ ﷺ نے ان تمام سخت شرائط کے باوجود صلح کرلی اور صلح کے علمبردار کی حیثیت سے بہترین مثال پیش کی۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے:

"اگر وہ صلح کی طرف راغب ہو تو آپ بھی صلح کرلیں"

(القرآن)

4۔ سفارتکاری کے ذریعے دعوت

آنحضرت ﷺ نے صلح اور امن و امان کے حصول کی خاطر بین الاقوامی قوانین اور سماجی معاہدوں اور عمل درآمد کو لازمی قرار دیا۔ سفارتکاروں کو روانہ بھی کیا اور وصول بھی کیا انکی جان کی حفاظت کی ضمانت دی اور سفیروں کو تحائف بھی دیا کرتے عین قرآن کے مطابق جس میں اللہ فرماتا ہے:

"اے ایمان والو! عہد پیمان پورا کرو"

(القرآن)

Scanned with CamScanner

Date:

5- بطور فاتح کا سبین کو معاف کرنا:

آنحضرت نے بطور فاتح کسب کے مظالم معاف کئے - فتح مکہ کے وقت آپؐ نے عام معافی کا اعلان کیا جس سے لوگ آپ کے اخلاق حسنہ سے اس قدر متاثر ہوتے کہ اسلام قبول کر لیتے - آپؐ نے ہمیشہ رحم دلی سے کام لیا کیوں کہ اللہ نے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"(اے محمد) ہم نے تم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔"

(القرآن)

6- مذہبی آزادی:

آپؐ نے کسی کو بھی زبردستی اور تلوار کے زور پر اسلام کی دعوت نہیں دی بلکہ اسلام تو آپ کے اخلاق و اقدار کے ذریعے پھیلا - آپؐ نے ہمیشہ معاشرہ میں صلح اور امن کے قیام کو فوقیت دی ۔ اور اسی خاطر آپ نے ہر فرد کو مذہبی آزادی دی کیوں کہ اسلام میں مذہب کے اعتبار سے زور زبردستی نہیں جیسا کہ رب العزت قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

"اور دین میں کوئی زبردستی نہیں۔"

(القرآن)

حضور اکرمؐ کی عسکری حکمت عملی:

جنگی اصول و اقدار:

جنگ کے وہ اصول و اقدار جس کا پرچار آج اقوام متحدہ کرتا ہے اس سے کئی زیادہ جامع اور بہترین جنگی اصول 14 سو سال پہلے کائنات کے رسول نے متعارف کرائے تھے۔ آپؐ کے متعارف کردہ جنگی اصول مندرجہ ذیل ہیں:

1- عورتوں، بچوں اور معذوروں کو قتل کرنے سے گریز
2- بیمار جو جنگ میں حصہ نہ لے سکتے ہو، انہیں قتل کرنے کی ممانعت
3- جو ہتھیار ڈال دے اور معافی کے طلبگار ہو انہیں قتل کرنا منع قرار دیا
4- غفلت کی حالت میں حملہ کرنے سے منع فرمایا
5- قیدیوں کو قتل کرنا

Scanned with CamScanner

Date:

2۔ دشمن کے حالات کی خبر رسانی:

آپ ﷺ کی ایک جنگی حکمت عملی یہ تھی کہ آپ ﷺ دشمن کے حالات اور ان کی چالوں کی خبر رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے ایسے خبر رسان مقرر کر رکھے تھے جو آپ کو دشمن کی خبر وقت سے پہلے دے دیا کرتے مثلاً جب قریش مکہ مدینہ پر چڑھائی کے لیے نکل رہے تھے تو آپ ﷺ کو پہلے ہی ان کے آنے کی خبر مل گئی تھی۔

3۔ جنگی حکمت عملی کی رازداری

آنحضرت جنگی حکمت عملی کی رازداری کرتے تاکہ دشمن آپ ﷺ کی جنگی چالوں سے بے خبر رہے مثلاً جب آپ ﷺ فتح مکہ کے لیے روانہ ہوئے تو قریش کو آخر تک معلوم نہ ہو سکا کہ آپ فتح مکہ کے لیے روانہ ہوئے ہیں۔

4۔ سازوسامان کی تیاری اور فراہمی

آپ ہمیشہ جنگ کے لیے مکمل طور پر تیار رہتے اپنی فوج کو جنگی سازو سامان فراہم کرنے کا بندوبست کرتے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور ان سے لڑنے کے لیے جو کچھ قوت سے اور صحت مند گھوڑوں سے جمع کر سکو تیار رکھو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور ان کے سوا دوسروں پر رعب پڑے"

(القرآن)

5۔ کمانڈو سرگرمیاں:

آپ ﷺ کی فوج میں جانباز سپاہی اور کمانڈو موجود تھے جس سے دشمن پر رعب طاری رہتا تھا۔ یہود کعب بن اشرف جو کہ مسلمانوں کے سخت خلاف تھا، نہایت بد کردار تھا اور مدینہ کی مسلمان عورتوں کو بدنام کرنے کے لیے خطوط لکھا کرتا تھا۔ اس یہود کو بھی آپ ﷺ کے جانباز کمانڈوز سے دوران جنگ کمانڈو ایکشن کے ذریعے جہنم واصل کیا۔

Scanned with CamScanner

Date:

6- فوجی دستوں کی اہم مقامات پر تعیناتی:

آپ ﷺ فوجی دستوں کو نہایت ہی اہم مقامات پر تعینات فرماتے۔ مثلاً جنگ بدر کے دوران پانی کے چشموں پر مسلمانوں کا قبضہ تھا لیکن رحم دلی سے کام لیا گیا۔ اس کے علاوہ غزوہ احد میں جبل و حنین پر حضور نے پچاس تیر انداز تعینات کیے تھے۔ مزید غزوہ خندق میں خندق کا کھودنا آپ ﷺ کی بہترین جنگی حکمت عملی کی مثال ہے۔

7- فوجی صف بندی کا متعارف کروانا:

آپ ﷺ نے فوجی صف بندی کو متعارف کرایا جس سے فوج میں نظم و ضبط قائم رہتا ہے اور ہر ایک کو اپنی جگہ معلوم ہو جاتی ہے۔ آپ نے کچھ اسطرح صف بندی کو متعارف کیا:

--- مقدمہ (سامنے) ---

میمنہ ---- قلب (درمیان) ---- میسرہ

---- ساقہ ----

بقول نپولین:

نپولین آپ ﷺ کی جنگی حکمت عملی سے متاثر ہو کر کہتا ہے کہ:

"میں پندرہ سال کے محدود عرصے میں فرزند صحرا کی نمایاں کامیابیوں پر انگشت بدنداں ہوں۔ یہ ایسا کارنامہ ہے جو موسیٰؑ و عیسیٰؑ پندرہ سالوں میں بھی انجام نہ دے سکے۔"

بقول علامہ اقبال

حضور اکرم ﷺ کی بہترین جنگی قیادت کو مدنظر رکھتے ہوئے علامہ اقبال فرماتے ہیں:

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو

Scanned with CamScanner

Date:

خلاصہ کلام:

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ﷺ کی سیرت ایک مکمل اور جامع سیرت ہے۔ بحیثیت صلح کے علمبردار اور عسکری حکمت عملی کے لحاظ سے آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کی مثال نہیں ملتی۔ 28 غزوات، 72 سرایا۔ دس لاکھ مربع میل کا علاقہ فتح کرنا جس میں صرف 259 مسلمانوں کا شہید ہونا اور 759 کفار کا قتل ہونا۔ 6564 قیدیوں میں سے دو قیدیوں کا قتل ہونا یہ سب اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ بے شک صلح کا میدان ہو یا عسکری اور جنگی میدان آپ ﷺ کی سیرت عالمین کے لیے ہدایت کا روشن چراغ ہے اور جو کوئی بھی سپہ سالار اور عسکری قیادت کا سربراہ کامیابی اور عظمت کا خواہشمند ہے اسے چاہیے کہ حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کی تقلید کرے جیسا کہ شاعر فرماتے ہیں:

سرکار کے صدقے میں بنے فاتح عالم
تھا کام شب و روز جنہیں بنت عنب سے
تاج جم و قیصر ہیں میرے پاؤں کے نیچے
حاصل مجھے پابوسی سرکار ہے جب سے

Scanned with CamScanner

Date:

سوال نمبر 5 :

تعارف :

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں اشرف المخلوقات بنا کر بھیجا اور اسے باقی تمام مخلوقات میں امتیازی درجہ دیا۔ اس کے بعد انسان کی ہدایت کے لیے روشن چراغ اور ہدایت کا سلسلہ جاری کیا جنہوں نے انسانوں کو اس کے عطا کردہ حقوق سے روشناس کرایا۔ وہ حقوق انسانی جن کے لیے دنیا طویل مدت تک جدوجہد کرتی تھی۔ مغربی دنیا کو جو حقوق بارہ سو سال کی طویل جدوجہد کے بعد حاصل ہوئے وہ اللہ نے انسانوں کو بنا مانگے ہی عطا کیے جو اللہ کے عطا کردہ ہیں اور کوئی چھین نہیں سکتا۔ چودہ سو سال پہلے کائنات کے رسول انسانی حقوق کے علمبردار بن کر آئے جنہوں نے مدینہ کی اسلامی ریاست میں تمام بنیادی حقوق باقاعدہ طور پر نافذ کئے۔ اسلام تمام انسانوں کی برابری کا قائل ہے اور اسلام کی رو سے تمام انسانوں کو مساوی حقوق حاصل ہیں۔ اسلام عورتوں کے حقوق کا بھی علمبردار ہے اور عورتوں کو بنیادی حقوق کے ساتھ ساتھ منفرد مقام اور عزت و وقار بخشتا ہے جیسے مغربی دنیا کی عورتوں کو طویل جدوجہد کے بعد حاصل ہوئے۔ قرآن میں اللہ نے اولادِ آدم کا لفظ استعمال کر کے تمام انسانوں کو برابری کا درجہ دیا ہے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے :

"ہم نے اولادِ آدم کو عزت عطا کی"

(القرآن)

اسلام کی رو سے بنیادی انسانی حقوق :

۱- تحفظِ زندگی :

اسلام کی رو سے تمام انسانوں کو یکساں طور پر زندگی کا تحفظ حاصل ہے۔ اللہ نے کسی ایک انسان کے قتل کو انسانیت کے قتل کے مترادف کہا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے کے بغیر یا زمین میں فساد روکنے کے علاوہ قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ اور جس نے کسی کو زندگی بخشی تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندگی بخشی"

(القرآن)

I.B.D

Scanned with CamScanner

Date:

2- شخصی آزادی:

اسلام نے تمام انسانوں کو یکساں طور پر شخصی آزادی عطا کی ہے۔ چاہیے وہ کسی بھی رنگ، نسل یا قوم سے تعلق رکھتا ہو سب کو آزادی حاصل ہے۔ غلامی کا رواج ختم کرنے میں اسلام کا نمایاں کردار ہے۔ امام خطابی فرماتے ہیں: صرف دو صورتوں میں کسی شخص کو زیر حراست رکھا جاسکتا ہے، جب عدالتی فیصلے کے مطابق سزا ہو یا بغرض تحقیقات۔

3- ملکیت کی آزادی:

اسلام بلا امتیاز تمام انسانوں کو ملکیت کی آزادی کا حق دیتا ہے۔ اور ملکیت کے تحفظ کا بھی حق دیتا ہے۔ یعنی کوئی بھی شخص اپنی محنت سے مال کما سکتا ہے اور کسی دوسرے کے پاس اسے چھیننے یا غصب کرنے کا اختیار نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"تم باطل طریقے سے ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ"

(القرآن)

4- تعلیم حاصل کرنے کا حق:

اسلام تمام انسانوں کو تعلیم حاصل کرنے کا حق دیتا ہے۔ نہ صرف تعلیم حاصل کرنے کا حق دیتا ہے بلکہ تعلیم کے حصول کو فرض قرار دیتا ہے چاہیے وہ مرد ہو یا عورت ہو۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"

(الحدیث)

6- مساوی قانون کا اطلاق:

اسلام مساوی طور پر قانون کی حکمرانی کا درس دیتا ہے۔ قانون کی نظر میں سب انسان برابر ہونے چاہیے۔ خواہ وہ امیر ہو یا غریب، آقا ہو یا غلام، ادنیٰ ہو یا اولیٰ سب پر قانون کا مساوی اطلاق ہونا لازم ہے۔ سرور کائنات نے جب ایک بڑے قبیلے کی فاطمہ نامی عورت نے چوری کی تو فرمایا:

"خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ قلم کر دیتا۔"

Scanned with CamScanner

7- مذہبی آزادی:

اسلام کی رو سے مذہب کے حوالے سے کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں ہے۔ مزید یہ کہ اسلام دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کو برا بھلا کہنے سے بھی منع کرتا ہے اور ہر شخص کو اپنے مذہب کی پیروی کی اجازت دیتا ہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔

"ان کو برا بھلا نہ کہو جنہیں یہ لوگ اللہ کے ماسوا معبود بنا کر پکارتے ہیں۔"

(القرآن)

اسلام میں عورت کا مقام:

قدیم تہذیبوں میں عورت کو کوئی مقام حاصل نہیں تھا بلکہ عورت کو کمتر اور سامانِ تسکین سمجھا جاتا تھا۔ عورت کو کسی قسم کے حقوق حاصل نہ تھے۔ آمد اسلام سے قبل لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے آکر عورت کو عزت و وقار بخشا اسے ایک مکمل شخصیت کے طور پر تسلیم کیا اور اسے بلند مقام عطا کیا۔

قرآن کی رو سے عورت کا مقام:

قرآن میں اللہ نے جا بجا تمام انسانوں کے مساوی حقوق کی بات کی ہے اور عورتوں کو منفرد مقام عطا کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔ پھر ان دونوں میں سے بکثرت مردوں اور عورتوں کو پھیلا دیا۔"

(القرآن)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا ہے:

"عورتوں کے معاملے میں نیکی اور انصاف کو ملحوظ رکھو"

(القرآن)

Scanned with CamScanner

Date:

دائمی گناہ کی لعنت کو ختم کیا

صدیوں سے عورت کو جنت سے نکالے جانے پر مورد الزام ٹھہرایا جاتا رہا۔ اسلام نے اس دائمی گناہ کی لعنت کو ختم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"پھر شیطان نے دونوں کو وہاں سے پھسلا دیا اور جس میں تھے اس سے نکلوا دیا۔"

(القرآن)

مساوی اجر عطا کیا:

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اور مردوں کو ہر عمل پر مساوی اجر کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ کے نزدیک عورت اور مرد میں کسی قسم کی کوئی تفریق نہیں ہے اور برابر حقوق حاصل ہیں۔

"ان کے رب نے ان کی التجا کو قبول کر لیا کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔"

(القرآن)

بحیثیت ماں:

اللہ تعالیٰ نے بطور ماں عورت کو جو مقام عطا کیا ہے وہ اور کسی تہذیب نے عطا نہیں کیا۔ اللہ نے قرآن میں جا بجا ماں کے مقام کو بیان کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔"

(القرآن)

بحیثیت زوجہ:

اسلام کی رو سے عورت کو بحیثیت زوجہ مقام حاصل ہے اور اللہ نے اپنی شریک حیات کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

اسی کے نشانات میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے "تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ ان کی طرف مائل ہو کر آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی۔"

(القرآن)

Scanned with CamScanner

مغرب میں عورت کا مقام

حقوق کی جدوجہد:

جہاں اسلام نے بنا مانگے عورتوں کو بلند مقام عطا کیا اور عورت کی مکمل شخصیت کو تسلیم کیا وہاں پر مغرب کی عورتوں نے اپنے حقوق حاصل کرنے کے لیے طویل جدوجہد کی۔ بارہ سو سال کی طویل جدوجہد کے بعد مغرب کی عورتوں کو حقوق حاصل ہوئے۔ یہ جدوجہد کی ابتداء اولین فیمنسٹ میری والسٹون کرافٹ کی کتاب A Vindication of Rights of women کی اشاعت سے ہوئی۔ جبکہ اسلام نے اس سے 11 صدیاں پہلے عورت کو مقام حاصل کیا۔

برطانیہ میں 1918ء امریکہ میں 1920ء فرانس میں 1944 اور نیوزی لینڈ میں 1893 میں خواتین کو ووٹ ڈالنے کا حق حاصل ہوا۔ جبکہ اسلام میں حضور نے عورت کے حق رائے دہی کو قانونی حیثیت فراہم کی۔ حضرت عمر کی مجلس شوراء میں خواتین کو نمائندگی حاصل تھی۔

حاصلِ کلام:

اسلام نے بلا امتیاز عورتوں کو اور تمام انسانوں کو مساوی حقوق عطا کیے اور جہاں مغرب میں عورتوں کے حقوق کی جدوجہد کا آغاز اٹھارویں صدی میں ہوا وہاں اسلام نے چودہ سو سال سے پہلے عورتوں کو تمام حقوق عطا کیے اور اسے بلند مقام دیا۔ جیسا کہ شاعر کا ارشاد ہے:

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوز و دروں
مکالماتِ فلاطوں نہ لکھ سکی لیکن
اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرارِ افلاطوں